هو الفتاح العليم

المفتاح الجديد

للجزء الثاني من كتاب تسهيل الادب فی لسان العرب

(۲) کلیدِ جدید

برائے

عربی کا معلم حصۂ دوم

مصنفہ

مولوی عبد الستار خان

قدیمی کتب خانہ
مقابل آرام باغ
کراچی ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...........

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد اَپ لوڈ (UPLOAD) کی جاتی ہیں۔
- متعلقہ ناشرین کی اجازت کے ساتھ پیش کی گئی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات کی نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

تنبیہ

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر
تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں

ٹیم کتاب وسنت ڈاٹ کام

webmaster@kitabosunnat.com

www.KitaboSunnat.com

هو لمفتاح العلوم

المفتاح الجديد

للجزء الثاني من كتاب تسهيل الأدب في لسان العرب

کلیدِ جدید ۲

برائے

عربی کا معلّم حصّہ دوم

مصنفہ

مولوی عبدالستار خان

قدیمی کتب خانہ
مقابل آرام باغ
کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلید جدید برائے عربی کا معلّم حصۂ دوم

(کلید حصہ اول میں چودہ مشقیں گزر چکیں۔ اس لئے دوسرا حصہ پندرہویں مشق سے شروع کیا گیا ہے)

مشق نمبر ۱۵

(۱) خلیل! تم ہر روز قرآن میں سے کتنا پڑھتے ہو؟	ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھا کرتا ہوں لیکن آج میں نے صرف آدھا پارہ پڑھا (لیکن آج میں نے نہیں پڑھا مگر آدھا پارہ)
(۲) کیوں؟	کیونکہ میں نے مدرسے کے اسباق رات میں نہیں لکھے تھے تو صبح میں لکھتا ہوا بیٹھ گیا۔
(۳) کیا تمھیں آج فجر کی جماعت ملی؟	الحمد للہ! ہر روز مجھے فجر کی جماعت ملتی ہے۔
(۴) تو اے خلیل تم بڑے نصیب والے ہو	جناب! میں آپ کے نیک گمان پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ لیکن فجر کی جماعت تو کوئی بڑا [بھاری] کام [بوجھ] نہیں ہے مگر (صرف) ان لوگوں پر (بوجھ ہے) جو غفلت کی نیند میں سوتے رہتے ہیں۔

(۵) بیٹا! تم نے سچ کہا۔ لیکن یہ تو صرف سعادتمندوں کا حصہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں دونوں جہان کی نیکبختی عطا فرمائے	آمین۔ اور جناب کے مراتب (بھی) اللہ تعالیٰ بلند کرے۔
(۶) خلیل! تم مدرسے کب جاتے ہو؟	ناشتے کے بعد جاتا ہوں۔
(۷) اور دوپہر کا کھانا کب کھاتے ہو؟	ہم لوگ دوپہر کا کھانا ظہر بعد کھاتے ہیں۔
(۸) مدرسہ قریب ہے یا دور؟	مدرسہ تقریباً آدھ میل دور ہے۔
(۹) کیا ہمارے یہاں چائے پیو گے؟	بسر وچشم (سر اور آنکھ پر) لیکن جناب میں نے صبح چائے پی ہے اور اس کے بعد میں کبھی بھی (چائے) نہیں پیتا۔
(۱۰) یہ چھوٹا لڑکا تمہارے ساتھ کون ہے؟	یہ ایک لڑکا ہے جس کے ماں باپ ہمارے پڑوس میں رہتے ہیں۔
(۱۱) وہ صاف نہیں ہے۔ کیا اس کا منہ نہیں دھویا جاتا ہے؟	آج اس کی ماں بیمار ہوگئی تو [اس لئے] اس نے اس کا منہ نہیں دھویا۔
(۱۲) کیا تم لوگ ہر روز عصر کے بعد کھیلا کرتے ہو؟	ہاں ہم ہر روز میدان میں کھیلتے ہیں۔
(۱۳) کھیل کے میدان سے تم کب لوٹتے ہو؟	میں مغرب سے ذرا پہلے لوٹتا ہوں۔
(۱۴) پھر کیا کرتے ہو؟	مغرب کی نماز کے بعد شام کا کھانا کھاتے ہیں اور دنیا کی خبریں ریڈیو میں سنا کرتے ہیں۔

(۱۵) کل رات کو تم نے کیا سُنا؟

جناب! ایک ہیبتناک خبر سُنی۔

(۱۶) وہ کیا؟

میں نے سُنا کہ جاپان نے برطانیہ اور امریکہ کو رُلایا اور برہما میں شکست دی اور وہ ہندوستان سے قریب آگیا ہے۔

(۱۷) میرے عزیز! تم نے سچ کہا اسی طرح اخبارات میں بھی خبریں آئی ہیں۔

اللہ تعالےٰ ہمیں اس بربادی کرنے والی جنگ سے محفوظ رکھے۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) یَا اَوْلَادُ کَمْ تَقْرَءُوْنَ مِنَ الْقُرْاٰنِ کُلَّ یَوْمٍ؟

نَقْرَءُ کُلَّ یَوْمٍ جُزْءًا مِنْہُ لٰکِنِ الْیَوْمَ مَا قَرَءْنَا اِلَّا نِصْفَ الْجُزْءِ۔

(۲) اَمَا حَفِظْتُمْ دُرُوْسَ الْمَدْرَسَۃِ فِی اللَّیْلِ؟

لَا، بَلْ حَفِظْنَاھَا صَبَاحًا۔

(۳) مَتٰی تَذْھَبُوْنَ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ یَا اَوْلَادُ؟

نَحْنُ نَذْھَبُ بَعْدَ الْفُطُوْرِ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ۔

(۴) ھَلْ بَعُدَتِ الْمَدْرَسَۃُ مِنْ بُیُوْتِکُمْ؟

نَعَمْ بَعُدَتِ الْمَدْرَسَۃُ مِنْ بُیُوْتِنَا نَحْوَ مِیْلٍ۔

(۵) مَتٰی تَرْجِعُوْنَ مِنَ الْمَدْرَسَۃِ؟

نَرْجِعُ مِنَ الْمَدْرَسَۃِ قُبَیْلَ الظُّھْرِ۔

(۶) ھَلْ تَحْصُلُ لَکُمْ صَلٰوۃُ الظُّھْرِ مَعَ الْجَمَاعَۃِ؟

نَعَمْ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تَحْصُلُ لَنَا جَمَاعَۃُ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ فِیْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ۔

(۷) کَیْفَ ذٰلِکَ؟

لِاَنَّ الْمَدْرَسَۃَ اِنَّمَا تُمْتَحُ صَبَاحًا

(۸) فَمَاذَا تَفْعَلُوْنَ بَعْدَ الظُّهْرِ؟
فِی هٰذِهِ الْاَیَّامِ۔
نَرْقُدُ [یا نَقِیْلُ][1] سَاعَةً۔

(۹) مَاذَا تَفْعَلُ بَعْدَ الْعَصْرِ یَا اَحْمَدُ؟
یَا سَیِّدِیْ اَنَا اَذْهَبُ اِلَی الْبُسْتَانِ لِلتَّنَزُّهِ۔

(۱۰) هَلْ تَقْرَءُ الْجَرِیْدَةَ كُلَّ یَوْمٍ؟
اِیْ وَاللّٰهِ اَنَا اَقْرَءُ الْجَرَائِدَ كُلَّ یَوْمٍ فِی الْمَكْتَبَةِ۔

مشق نمبر ۱۶ (الف)

(۱) بچے نے دودھ پیا (۲) حامد کے بھائی نے تیرے باپ کو بلایا (۳) ہم نے آج مچھلی اور چاول کھائے (۴) حامد کے باپ نے اپنے بھائی کو مصر بھیجا (۵) کیا تیری بہن فارسی سمجھتی ہے؟ (۶) ایک سپاہی نے اس کے باپ کو سنگاپور کی لڑائی میں قتل کر دیا (۷) ایک بڑا شیر مارا گیا (۸) تیرا باپ کچہری میں بلایا گیا (۹) کیا مدرسہ کے دونوں دروازے کھولے گئے؟ (۱۰) جی ہاں! دربان نے مدرسے کے دونوں دروازے کھولے (۱۱) اس لڑکے کا باپ لیبیا کی لڑائی میں مارا گیا (۱۲) کیا مکے میں ہندوستانی زبان سمجھی جاتی ہے؟ (۱۳) اس کا باپ حیدر آباد بھیجا گیا (۱۴) عنقریب کافروں کو شکست دی جائیگی (۱۵) داؤد نے جالوت کو قتل کیا (۱۶) میں نے تیرے بھائی کو نیک سمجھا۔

[1] یعنی ہم قیلولہ کرتے ہیں۔ ظہر کے وقت سونے کو قیلولہ کہتے ہیں۔

مشق نمبر ١٦ (ب)

(١) گاڑیبان نے گاڑی لائی۔ کیا تو گاڑی میں سوار ہوتا ہے اور شاہی باغ چلتا ہے؟ (٢) میرے پاس ایک خط دہلی سے آیا وہ میرے دوست خالد نے بھیجا ہے (٣) جب میں تیرے کمرے میں داخل ہوا [تو] تیرے چھوٹے بھائی کو میز کے سامنے کرسی پر بیٹھا ہوا مدرسہ کے اسباق لکھتا ہوا دیکھا تو میں ایک جانب کرسی پر بیٹھ گیا اور اس نے میرے لئے کافی لائی (٤) ہم شہر کے رئیس کے پاس ایک ضروری کام کے لئے گئے تو انھیں کھانا کھاتے ہوئے پایا پس وہ اٹھ کھڑے ہوا اور ہمیں کھانے پر بلایا لیکن ہم نے نہیں کھایا۔ پھر ہمارے لئے چائے لائی گئی تو ہم نے وہ پی لی (٥) بے شک تمھارے پاس ایک پیغمبر تم میں ہی سے آیا ہے (٦) اے لوگو بے شک تمھارے رب کی طرف سے تمھارے پاس ایک نصیحت [کی کتاب] آئی ہے اور جو کچھ دلوں میں [خرابی] ہے اس کے لئے شفا ہے اور ایمان والوں کے لئے ہدایت اور رحمت ہے

اُردو سے عربی

(١) قَتَلَ رَجُلٌ أَسَدًا كَبِيرًا (٢) طَلَبْتُ أَخَا حَامِدٍ (٣) أَكَلَتْ أُخْتِيَ السَّمَكَ وَالْأَرُزَّ (٤) حَسِبَ أَحْمَدُ مَحْمُودًا صَالِحًا (٥) قُتِلَ أَخُو تِلْكَ الْاِبْنَةِ فِي مُحَارَبَةِ يَابَانَ[1] (٦) أَرْسَلَنِي أَبِي إِلَى حَيْدَرَ آبَاد (٧) هَلْ يُفْهَمُ اللِّسَانُ الْعَرَبِيُّ فِي بَمْبَائِي؟

[1] غیر منصرف ہے اس لئے حالتِ جری میں فتحہ دیا گیا ہے۔

(۸) جَاءَنِیْ مَکْتُوْبٌ مِنْ اَخِیْ (۹) سَاَکْتُبُ جَوَابَهٗ غَدًا +

اعراب لگاؤ

(۱) قَتَلَ اَسَدٌ شَاةً (۲) قُتِلَتْ شَاةٌ (۳) شَرِبَ رَشِیْدٌ اِلْقَهْوَةَ (۴) شُرِبَتِ الْقَهْوَةُ (۵) اَللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ صُدُوْرِکُمْ (۶) حَسِبَ زَیْدٌ رَشِیْدًا غَنِیًّا (۷) حُسِبَ رَشِیْدٌ غَنِیًّا (۸) طَلَبْتُ اَخَاكَ (۹) طُلِبَ اَخُوْكَ (۱۰) بَعَثْتُ غُلَامِیْ اِلَی السُّوْقِ (۱۱) بُعِثْتُ اِلَی السُّوْقِ (۱۲) هَلْ اَنْتَ تَقْرَءُ هٰذَا الْکِتَابَ فِی الْمَدْرَسَةِ؟ (۱۳) هَلْ یُقْرَءُ هٰذَا الْکِتَابُ فِی الْمَدْرَسَةِ؟ (۱۴) هُوَ یَسْئَلُ وَلَا یُسْئَلُ +

مذکورہ جملوں کا ترجمہ

(۱) ایک شیر نے ایک بکری کو مارا (۲) ایک بکری ماری گئی (۳) رشید نے کافی پی (۴) کافی پی گئی (۵) اللہ جانتا ہے جو کچھ تمہارے دلوں میں ہے (۶) زید نے رشید کو غنی خیال کیا (۷) رشید غنی خیال کیا گیا (۸) میں نے تیرے بھائی کو بلایا (۹) تیرا بھائی بلایا گیا (۱۰) میں نے اپنے غلام کو بازار بھیجا (۱۱) میں بازار بھیجا گیا (۱۲) کیا تو یہ کتاب مدرسہ میں پڑھتا ہے؟ (۱۳) کیا یہ کتاب مدرسہ میں پڑھائی جاتی ہے؟ (۱۴) وہ پوچھتا ہے اور پوچھا نہیں جاتا +

مشق نمبر ۱۷ (الف)

(۱) لوگ پہاڑ پر موسم گرما میں چڑھے پھر سردی میں اترے اور اپنے مکانوں میں داخل ہو گئے (۲) احمد اور اس کے خادم نے شام [ملکِ شام] کا رخ کیا

پھر اس میں داخل ہوگئے اور اس کے باشندوں کو شرفا میں سے پایا [شریف لوگ پائے] (۳) لڑکے امتحان میں کامیاب ہوئے اور انھیں انعام دیا گیا (۴) دو لڑکیاں ڈاکٹری میں کامیاب ہوئیں اور انھوں نے اعلیٰ سند پائی تو ان کے والدین بہت ہی خوش ہوئے اور انھوں نے حاجتمند طالبعلموں پر بہت سا مال [روپیہ] خرچ کیا [انھیں بہت روپیہ دیا] (۵) میرے پاس صبح کے وقت دو شخص آئے۔ پھر وہ دونوں بیٹھے اور کافی پی۔ پھر ظہر بعد دہلی کے شرفا میں سے دس آدمیوں کا ایک وفد آیا اور مجھ سے مدرسۂ طبیہ کے لئے مدد طلب کی تو میں انھیں اپنے دوست احمد کے پاس لے گیا جو شہر کے رئیس ہیں ہم جب ان کی حویلی [بنگلے] کے نزدیک پہونچے انھوں نے بالاخانے سے ہمیں دیکھا اور فوراً اتر پڑے اور ہمیں حویلی کے اندر لے گئے اور ہمیں آراستہ کرسیوں پر بٹھایا پھر ان کے نوکروں نے میوہ جات لائے پھر جب ہم کھا چکے تو انھوں نے چائے اور کافی لائی۔ تو میں نے چائے پی اور ارکان وفد نے کافی پی۔ پھر رئیس نے ہمارے آنے کا سبب دریافت کیا تو میں نے قصہ سنا دیا۔ پس انھوں نے مدرسہ کے لئے ایک ہزار روپیہ اسی وقت عطا کر دیا اور اس [مدرسہ] کے لئے ایک کھیت جس کی سالانہ آمدنی تقریباً ایک ہزار روپیہ ہوتی ہے کاٹ دیا [دے دیا یا لکھ دیا] تو ہم نے اس [عطیہ] پر ان کا بہت شکریہ ادا کیا اور دہلی لوٹ گئے۔

مشق نمبر ۱۷ (ب)

خالی جگہ کو پُر کرو

(۱) ـــ رَجُلَانِ وَجَلَسَا ـــ ـــ

پہلی جگہ فعل کی خالی ہے۔ جیسے جَاءَ یا قَدِمَ۔ آخر میں جار و مجرور کی جگہ خالی ہے۔ مثلاً عَلَى الْكُرْسِيِّ یا اور کچھ ۔

(۲) قَرَءَ ـــ وَخَلِيلٌ دَرْسَهُمَا ثُمَّ ـــ اِلَى الْبَيْتِ

فعل کے بعد فاعل کی جگہ خالی ہے جیسے رَشِيدٌ یا اور کچھ۔ پھر دوسرے فعل کی جگہ خالی ہے جیسے ذَهَبَا یا رَجَعَا ۔

(۳) جَاءَتِ النِّسَاءُ وَ ـــ عَلَى الْفَرْشِ

واو کے بعد فعل کی جگہ خالی ہے جیسے جَلَسْنَ ۔

(۴) اَلْبَنَاتُ يَقْرَءْنَ ـــ

اس میں مفعول کی جگہ ہے جیسے اَلْقُرْاٰنَ یا اَلْكِتَابَ ۔

(۵) ـــ يَقْرَءُوْنَ ـــ نَافِعًا

پہلی جگہ فاعل کی خالی ہے جیسے الاولادُ یا الرِّجالُ دوسری جگہ مفعول کی خالی ہے جیسے كِتَابًا ۔

(۶) اِخْوَانِي ـــ اَللَّحْمَ وَالْخُبْزَ

اس میں فعل کی جگہ خالی ہے : اَكَلُوْا۔ فعل جمع آئیگا کیونکہ فاعل جمع پہلے آچکا ہے ۔

(۷) أَخَوَاتُ أَحْمَدَ ــــ إِلَى الْمَدْرَسَةِ

اس میں بھی فعل کی جگہ خالی ہے : ذَهَبْنَ ۔ فعل جمع آئیگا کیونکہ فاعل جمع پہلے آگیا ہے ۔

(۸) ــــ الْمُعَلِّمَاتُ فِي الْمَدْرَسَةِ وَ ــــ عَلَى الْكُرْسِيِّ

پہلی جگہ فعل کے لئے خالی ہے جیسے جَاءَتْ اور دوسری جگہ بھی فعل کے لئے خالی ہے جیسے جَلَسْنَ ۔ پہلا فعل فاعل سے پہلے آیا ہے اس لئے واحد ہے اور دوسرا فاعل کے بعد۔ اس لئے وہ فاعل کی مطابقت سے جمع ہوگا ۔

(۹) مَتَى ــــ أُخْتُكَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ ؟

اس جملے میں صرف ایک فعل کی جگہ خالی ہے جیسے ذَهَبَتْ ۔

(۱۰) هَلْ ــــ مَعَنَا إِلَى ــــ بَعْدَ الْعَصْرِ ؟

اس میں پہلی جگہ فعل کی خالی ہے جیسے تَذْهَبُ اور دوسری جگہ مجرور کی جیسے الْبُسْتَانِ یا اور کچھ ۔

(۱۱) مَتَى ــــ الْأُمَرَاءُ الْجَبَلَ وَمَتَى ــــ مِنَ الْجَبَلِ ؟

اس میں دونوں مقام فعل کے لئے خالی ہیں جیسے تَطْلُعُ یا تَصْعَدُ اور دوسری جگہ تَنْزِلُ ۔

(۱۲) هَلْ إِخْوَانُكَ ــــ مِنَ الدَّارِ أَمْ أَخَوَاتُكَ ــــ مِنْهَا ؟

اس میں بھی دونوں مقام فعل کے لئے خالی ہیں جیسے خَرَجُوْا اور خَرَجْنَ ۔

(۱۳) مَنْ ــــ الدَّارَ وَمَنْ ــــ مِنْهَا؟
اس جملے میں بھی دونوں جگہیں فعل کی خالی ہیں جیسے دَخَلَ اور خَرَجَ +

(۱۴) كَمْ وَلَدًا ــــ فِي الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ؟
اس میں صرف ایک فعل کی جگہ خالی ہے جیسے نَجَحَ +

اردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) اَكَلَ الْاَوْلَادُ الْفَطُوْرَ ثُمَّ ذَهَبُوْا اِلَى الْمَدْرَسَةِ (۲) نَجَحَ الْوَلَدَانِ فِي امْتِحَانِ الطِّبَابَةِ فَمُنِحَا الشَّهَادَةَ وَالْجَائِزَةَ (۳) هَلْ ذَهَبَتْ اَخَوَاتُكَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ؟ (۴) لَا يَا سَيِّدِيْ! هُنَّ مَا ذَهَبْنَ اِلَى الْاٰنَ۔ سَيَاْكُلْنَ الْغَدَاءَ ثُمَّ يَذْهَبْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ (۵) جَاءَتْ عِنْدِيْ ثَلٰثُ نِسْوَةٍ كَرِيْمَاتٍ مِنْ قَرْيَةٍ وَطَلَبْنَ مِنِّيْ اِعَانَةً لِمَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ فَمَنَحْتُهُنَّ خَمْسِيْنَ رُبِيَّةً فَشَكَرْنَ لِيْ وَذَهَبْنَ اِلَى قَرْيَتِهِنَّ +

مشق نمبر ۱۸ (الف)

(۱) کیا تیرا بھائی گھر میں ہے؟	وہ ابھی شہر کے بیرونی حصے میں گیا ہے
(۲) اور تیرا باپ کہاں ہے؟	شاید وہ کھیت کی طرف گیا ہے
(۳) آج تو نے کونسا سبق پڑھا؟	میں نے اُنیسواں سبق پڑھا ہے اور کل بیسواں سبق پڑھوں گا

(۴) یوسف! تو کل رات کیا پڑھ رہا تھا	جناب میں اخبار پڑھ رہا تھا
(۵) اس گاؤں کی طرف تو کیوں گیا تھا	وہاں ہمارا ایک باغ ہے اس لئے میں گیا اور اس کی حالت دیکھی
(۶) کیا آپ ہمیں دیکھ رہے تھے ؟	ہاں ہم بالاخانے سے دیکھ رہے تھے
(۷) اے زید! اُستانی تمھاری بہن پر کیوں غصہ ہوگئیں؟	اس نے اپنے اسباق یاد نہیں کئے تھے
(۸) کیا تم اپنا سبق ہر روز یاد کرتے ہو؟	بھائی میں ہر روز یاد کرتا تھا لیکن کل نہیں یاد کیا کیونکہ مہمانوں کی خدمت میں مشغول تھا۔
(۹) تمھارے ہاں کون مہمان تھے؟	وہ ازہر کے علما میں سے تھے
(۱۰) کاش اُن کے متعلق میں جانتا تو ان کی ملاقات کے لئے حاضر ہوجاتا۔ وہ کتنے روز تمھارے ہاں ٹھیریں گے ؟	شاید وہ ہمارے ہاں پانچ روز ٹھیرینگے
(۱۱) اگر تمھارے والد درگذر فرمائیں [ناگوار نہ سمجھیں] تو مغرب بعد میں حاضر ہوجاتا	بھائی کوئی مضائقہ نہیں۔ میرے والد تمھیں دیکھ کر خوش ہونگے کیونکہ تم اُن کے دوست کے لڑکے ہو
(۱۲) اے سعید! کیا تمھارا بھائی کامیاب ہوگیا تھا اور سند حاصل کر لی تھی؟	جی ہاں! وہ گذشتہ امتحان میں کامیاب تھا اور سند حاصل کر لی تھی۔

(۱۳) کیا تم امتحان میں کامیاب ہو گئے؟	کاش کہ میں کامیاب ہوتا اور سند پالیتا۔
(۱۴) اگر ہم کوشش کرتے تو ضرور کامیاب ہوتے	جناب آپ نے سچ کہا۔

مشق نمبر ۱۸ (ب)

(قرآن سے)

(۱) ان میں سے [ان کے جسم میں سے] زمین جو کچھ کم کرتی رہتی ہے اس کو ہم جان چکے ہیں اور ہمارے پاس حفاظت کرنے والی کتاب ہے (۲) ہم نے تو یہ بات سنی ہی نہ تھی (۳) انھوں نے کہا [قیامت کے روز کہینگے] اگر ہم سنتے رہتے یا سمجھتے رہتے تو دوزخ والوں میں نہ ہوتے (۴) اور اگر وہ [وہی] کرتے جس بات کی انھیں نصیحت کی جاتی تھی تو ضرور اُن کے لئے بہتر ہوتا (۵) اگر میں نے کہا تھا تو تُو اسے ضرور جانتا ہے [کیونکہ] تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیرے دل میں ہے بے شک تو پوشیدہ باتوں کو خوب جاننے والا ہے (۶) اور کافر کہیگا اے کاش میں مٹی ہی ہوتا [تو اچھا ہوتا] (۷) اور اللہ غالب اور حکمت والا ہے (۸) اور تجھ پر اللہ کا بڑا بھاری فضل ہے (۹) محمدؐ تمہارے لوگوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں اور لیکن اللہ کے رسول اور پیغمبروں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

خلیل نحوی کے اشعار کا ترجمہ

اگر تُو جانتا [خوب سمجھ لیتا] جو کچھ میں کہہ رہا ہوں تو تُو مجھے ضرور معذور رکھتا [ملامت نہ کرتا] یا تو وہ جانتا [سمجھتا] جو تو کہہ رہا ہے تو میں تجھے ضرور ملامت کرتا لیکن تُو نے میری بات سمجھی نہیں اس لئے تُو نے مجھے ملامت کی اور میں سمجھ گیا کہ تُو تو ناواقف ہے اس لئے میں نے تجھے معذور رکھا مطلب یہ ہے کہ میری باتوں سے ناواقف ہونے کی وجہ سے تُو نے مجھے دیوانہ کہا اور چونکہ میں جانتا ہوں کہ تو محض ناواقف ہے یہاں تک کہ تو اتنا نہیں سمجھتا کہ تو خود کہتا کیا ہے اس لئے میں نے تجھ سے درگذر کی +

اُردو سے عربی ترجمہ

(۱) قَدْ ذَهَبَ أَخِي لِلتَّنَزُّهِ إِلَى الْبُسْتَانِ. لَعَلَّهُ يَرْجِعُ قُبَيْلَ الْمَغْرِبِ (۲) كُنْتُ ذَهَبْتُ إِلَى قَرْيَتِي، هَلْ كُنْتَ تَنْظُرُ إِلَيَّ (۳) نَعَمْ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَيْكَ مِنْ مَنَارَةِ الْمَسْجِدِ أَنْتَ كُنْتَ رَاكِبًا عَلَى الْفَرَسِ (۴) رَأَيْنَا عَمَّكَ الْبَارِحَةَ كَانَ يَقْرَءُ الْجَرِيْدَةَ (۵) أَمَا كُنْتَ حَفِظْتَ دَرْسَكَ غَدًا ؟ (۶) كُنْتُ حَفِظْتُ دَرْسِي غَدًا (۷) كَانَ مَحْمُودٌ يَحْفَظُ دَرْسَهُ كُلَّ يَوْمٍ لٰكِنِ الْيَوْمَ كَانَ مَشْغُولًا فِي خِدْمَةِ الضُّيُوفِ (۸) لَوْ كُنَّا بَذَلْنَا جُهْدَنَا لَنَجَحْنَا فِي الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِيِّ (۹) هَلْ كُنْتَ تَشْرَبُ الشَّايَ فِي حَيْدَرْ آبَادْ ؟ (۱۰) أَنَا كُنْتُ أَشْرَبُ الشَّايَ فِي بَمْبَائِي صَبَاحًا وَمَسَاءً لٰكِنْ تَرَكْتُ الشَّايَ فِي حَيْدَرْآبَادْ +

مشق نمبر ۱۹

عربی سے اُردو ترجمہ

(۱) تُو بزرگی کو ہرگز نہ پہنچیگا یہاں تک کہ صبر [تلخی] چاٹ لے [یعنی جب تک صبر اور برداشت سے کام نہ لیگا بڑے درجے کو نہ پہنچیگا] (۲) اللہ کا شکر نہیں ادا کیا جس نے آدمیوں کا شکریہ نہیں ادا کیا (۳) تو دودھ کیوں نہیں پیتا تاکہ تجھے فائدہ بخشے (۴) سعید دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا تو میں نے اس کے لئے دروازہ کھول دیا تاکہ ہمارے پاس داخل ہو جائے (۵) میں نے اسے اجازت دی تاکہ وہ آزردہ نہ ہو (۶) اگر تو کوشش صرف کرے [تو] امتحان کے روز ہرگز کامیاب نہ ہوگا (۷) اگر تُو سُستی کریگا شرمندہ ہوگا (۸) میں نے اپنے خادم کو حکم دیا کہ وہ گھر سے نہ نکلے یہاں تک کہ مدرسہ سے لَوٹ آؤں (۹) ہم بھوکے تھے تو انگور کھائے یہاں تک کہ ہم سَیر ہو گئے (۱۰) اگر تو چڑیا گھر جائے [تو] جنگلی جانوروں، درندوں اور پرندوں [کی قسم] سے اللہ کی خلقت کے عجائبات دیکھے (۱۱) مجھے یوسف نے کہا میں نے اپنی تمام کوشش صرف کر دی تاکہ کامیاب ہو جاؤں [تو] میں نے کہا تب تو تُو اپنے مقصد کو پہنچ جائیگا [اپنی مراد حاصل کرلیگا] (۱۲) اگر باہمی موافقت نہ ہو تو [اس کا انجام] جُدائی ہے (۱۳) کیا تو نے یہ کتاب نہیں پڑھی تاکہ عربی سمجھنے لگے ؟ (۱۴) مجھے آزردہ نہیں کرتی یہ [بات] کہ میں پہلے ہی حملے میں اپنی مراد کو نہ پہونچا بلکہ میں کوشش سے باز نہ آؤنگا یہاں تک کہ اس [مقصد] تک پہنچ جاؤں ۔

من القرآن

(۱) پس اگر تم نے نہ کیا اور ہرگز نہ کرو گے تو ڈرو [دوزخ کی] آگ سے (۲) میں ہرگز اس زمین [مُلک مصر] سے نہ ٹلوں گا یہاں تک کہ میرا باپ مجھے اجازت دے یا تو اللہ میرے لئے فیصلہ کر دے اور وہ تمام فیصلہ کرنے والوں میں سب سے اچھا [فیصلہ کرنے والا] ہے (۳) موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا بیشک اللہ تمھیں حکم کرتا ہے کہ ایک گائے ذبح کرو (۴) میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں [اس بات سے] کہ میں جاہلوں میں سے [ایک جاہل] ہو جاؤں (۵) مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کروں (۶) اگر تو نے میری جانب ہاتھ بڑھایا تاکہ مجھے قتل کر ڈالے [تو] میں تو میرا ہاتھ تیری طرف بڑھانے والا نہیں تاکہ تجھے قتل کر دوں (۷) اور اب تک تمھارے دلوں میں ایمان نہیں داخل ہوا (۸) پس اس نے جان لیا جو [بات] تم نے نہیں جانی (۹) کیا اللہ کی زمین کشادہ نہیں تھی؟ (۱۰) کیا تو نے نہیں جانا [کیا تجھے نہیں معلوم ہوا] کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے؟ (۱۱) اگر تم اللہ کی [اللہ کے کاموں میں] مدد کرو گے [تو] اللہ تمھاری مدد کریگا۔

اُردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) اَلَمْ تَقْرَءِ الْقُرْاٰنَ (۲) قَرَأْتُ الْقُرْاٰنَ وَلٰكِنْ لَمْ اَفْهَمْ مَعْنَاهُ (۳) يَا مَرْيَمُ لِمَ لَا تَشْرَبِيْنَ اللَّبَنَ لِيَنْفَعَكِ (۴) اَنَا لَنْ اَشْرَبَ الشَّايَ الْيَوْمَ (۵) مَنْ يَقْرَعُ الْبَابَ؟ (۶) اُخْتِيْ كَانَتْ تَقْرَعُ الْبَابَ فَفَتَحْتُ لِئَلَّا تَحْزَنَ (۷) اَكَلْتُ الْكُمَّثْرٰى حَتّٰى شَبِعْتُ

(۸) إِنْ نَجَحْتَ حَصَلْتَ الْجَائِزَةَ (۹) خَلَقَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَعْبُدُوهُ (۱۰) نَحْنُ نَقْرَءُ الْقُرْآنَ لِنَفْهَمَهُ وَنَعْمَلَ بِهِ (۱۱) تِلْكَ الْبِنْتُ كَانَتْ تَقْرَءُ الْقُرْآنَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ (۱۲) إِنْ تَنْصُرْنِي أَنْصُرْكَ (۱۳) هُمَا لَنْ يَبْرَحَا مَقَامَهُمَا حَتّٰى تَأْذَنُوهُمَا [يا حتّٰى تَأْذَنَهُمَا] (۱۴) أَلَمْ تَكُنْ حَاضِرًا فِي الْمَدْرَسَةِ غَدًا؟ (۱۵) أَلَمْ تَسْمَعُوا الْأَخْبَارَ فِي الرَّادِيُو؟

مشق نمبر ۲۰

(۱) میں آج ضرور ضرور اپنی خالہ کو خط لکھونگا (۲) کل ہم ضرور ضرور شکار کو جائینگے (۳) یہ دونوں شخص ضرور ہی قتل کئے جائینگے کیونکہ وہ دونوں زید کے قاتل ہیں (۴) عید کے روز عورتیں ضرور عیدگاہ میں حاضر ہونگی اور ضرور ہی خطبہ سُننگی (۵) یہ لڑکا ہرگز نہیں پڑھیگا اور نہ لکھیگا لیکن وہ اس کی دو بہنیں تو ضرور ہی پڑھینگی اور ضرور ہی لکھینگی (۶) میرے دونوں بھائی انشاء اللہ اِس سال ضرور کامیاب ہونگے +

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) اللہ [اس شخص کی] ضرور مدد کریگا جو اس کی مدد کرے (۲) اگر خدانے چاہا تم امن کی حالت میں مسجدِ حرام میں ضرور داخل ہوجاؤگے (۳) اے ہمارے رب ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں نہ بخشیگا اور رحم نہ کرے گا [تو] ہم ضرور ہی خسارہ پانے والوں میں سے ہوجائینگے

(۴) اگر وہ نہ کریگا جو میں اسے کہتی ہوں[ل] [تو] وہ ضرور ہی قید کر دیا جائیگا اور ضرور ہی ذلیل ہو جائیگا۔

اردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) لَيَحْضُرَنَّ أَخِي فِي الْمَدْرَسَةِ الْيَوْمَ (۲) هُمَا لَيَطْلُبَانِّ مِنْكُمْ كِتَابًا (۳) إِنْ لَمْ تَبْذُلُوا الْجُهْدَ لَتَكُونُنَّ مِنَ الصَّاغِرِينَ (۴) إِنْ تَأْمُرُونَنِي لَأَذْهَبَنَّ إِلَى الصَّيْدِ وَإِنْ خَرَجَ إِلَيْنَا أَسَدٌ فَوَاللّٰهِ لَأَقْتُلَنَّهُ بِالْبُنْدُقِيَّةِ (۵) تَانِكَ الْبِنْتَانِ لَا تَحْضُرَانِّ عِنْدَكُمْ أَمَّا نَحْنُ فَلَنَحْضُرَنَّ (۶) لَأَنْجَحَنَّ فِي هٰذَا الْعَامِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔

مشق نمبر ۲۱

(۱) احمد! آؤ اور کرسی پر بیٹھو۔	حاضر ہوں جناب۔
(۲) چائے پیو اگر حرج نہ ہو۔	کوئی مضائقہ نہیں۔ لیکن ابھی گھر میں پی چکا ہوں۔
(۳) تو کافی پی لو اگر پسندِ خاطر ہو۔	ہاں جناب! میں نے سنا ہے کہ کھانے کے بعد کافی کی پیالی ہضم کے لئے مفید ہے
(۴) لیکن صرف مقررہ اوقات پر پیا کرو۔	آپ نے ٹھیک فرمایا۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں۔
(۵) احمد! قرآن میں سے کچھ پڑھو تاکہ میں تمہاری قراءت سنوں۔	آپ کا فرمان بسر و چشم۔ اچھا میں سورہ بقرہ کی آخری آیتیں پڑھتا ہوں۔

ل زلیخا نے حضرت یوسفؑ کے بارے میں کہا تھا۔

(۶) آمین۔ اللہ تمھیں برکت دے!

اے احمد! واللہ تمھاری آواز کانوں کو خوشگوار معلوم ہوتی ہے اور تمھاری قراءت دلوں میں اثر کرنے والی ہے۔

یہ محض آپ کے بزرگانہ اخلاق کا باعث ہے۔

(۷) اے لڑکو! آؤ تختۂ سیاہ پر لکھو۔

جناب! کس چیز سے لکھیں؟

(۸) یہ لو یہ کھریا مٹی ہے اس سے لکھو۔

ہم میں سے پہلے کون لکھے؟

(۹) حامد پہلے لکھے۔

ہاں میں حامد ہوں۔ کیا لکھوں جناب؟

(۱۰) لکھو "مچھلی پر دودھ نہ پیا جائے"۔

دیکھیے جناب! کیا یہ صحیح ہے؟

(۱۱) بیٹا! تمھارا خط اچھا نہیں ہے۔

ہاں جناب! میں اپنے خط کی بُرائی پر شرمندہ ہوں۔

(۱۲) اے لڑکو! ہمیشہ خوشخط لکھا کرو کیونکہ خوشخط لکھنے والے کی قدر بڑھا دیتی ہے۔

ہمارے مہربان اُستاد! ہم آپ کی مفید نصیحتوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

مِنَ القُرآن

(۱) اے لوگو! اپنے رب کی بندگی کرو جس نے تمھیں پیدا کیا ہے (۲) ابراہیمؑ نے کہا اے میرے رب! اس [شہر] کو امن والا شہر بنا دے اور اس کے باشندوں کو پھلوں سے روزی دے (۳) اے مریمؑ! اپنے رب کی عبادت کیا کر اور سجدہ کر اور جھکنے والوں [رکوع کرنے والوں] کے ساتھ تو بھی جھک (۴) تو اُسے چاہیئے کہ اچھا کام کرے (۵) میرا یہ خط لے جا (۶) اے اطمینان والی جان

اپنے رب کی طرف لوٹ جاؤ (۷) اے میرے بیٹو![1] ایک دروازے سے داخل نہ ہونا اور جُدا جُدا دروازوں سے داخل ہونا (۸) تو غم مت کر اللہ ہمارے ساتھ ہے (۹) تجھے ان کی بات آزردہ نہ کرے (۱۰) جو کچھ ظالم لوگ کر رہے ہیں اس سے اللہ کو ہرگز غافل نہ سمجھو (۱۱) جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کیے گئے ہیں انھیں ہرگز مُردہ نہ سمجھو بلکہ وہ اپنے پروردگار کے پاس زندہ ہیں انھیں روزی دی جاتی ہے (۱۲) انصاف کو خوب قائم رکھنے والے رہو (۱۳) تم میں سے ایک جماعت [ایسی] ہونی چاہیئے جو اچھی باتوں کا حکم کرتے رہیں (۱۴) بے حیائی کی باتوں کے قریب نہ جاؤ (۱۵) ایک قوم کسی [دوسری] قوم سے مسخری نہ کرے شاید کہ وہ ان سے زیادہ اچھے ہوں (۱۶) مشرکین تو نجس ہی ہیں اس لئے وہ اِس سال کے بعد سے مسجدِ حرام [ادبؑ الی مسجد] کے قریب نہ آئیں (۱۷) اور جب تم بات کرو تو انصاف کا خیال رکھو اگرچہ رشتہ دار ہی ہو [یعنی رشتہ دار کے مقابلے میں بھی انصاف ہی کی بات کرنا] (۱۸) اور جس [جانور] پر [ذبح کے وقت] اللہ کا نام نہ لیا جائے اس میں سے [بالکل] نہ کھاؤ +

اعراب لگاؤ اور ترجمہ کرو

اُنْظُرْ یَا خَالِدُ اِلٰی کِتَابِكَ وَاقْرَءْ دَرْسَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰی یَمِیْنِكَ وَ یَسَارِكَ وَاِنْ لَمْ تَفْهَمْ فَاسْئَلْ اُسْتَاذَكَ ۔ وَلَمَّا فَرَغْتَ مِنَ الدَّرْسِ

[1] یہ ترجمہ ہے یَا بُنَیَّ کا ۔ بُنَیَّ اصل میں بُنَیْنَ جمع ابن کی حالت نصبی میں ہے یا کی وجہ سے آتی کو یائے متکلم (ی) کی طرف مضاف کریں تو بُنَیَّ ہو جاتا ہے ۔ اضافت سے جمع کا نون گر جاتا ہے +

فَاذْهَبْ اِلٰى بَيْتِكَ وَلَا تَلْعَبْ مَعَ الْاَوْلَادِ فِي الطَّرِيْقِ وَاحْفَظْ دُرُوْسَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ وَاكْتُبْ وَاجِبَاتِ الْمَدْرَسَةِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ وَاعْلَمْ اَنَّ الْغَافِلَ وَالْكَسْلَانَ لَا يَنْجَحُ يَوْمَ الْاِمْتِحَانِ +

اے خالد اپنی کتاب کی طرف دیکھ اور اپنا سبق پڑھ اور دائیں بائیں نہ دیکھ اور اگر تو [کوئی بات] نہ سمجھے تو اپنے استاد سے پوچھ لیا کر۔ اور جب تو سبق سے فارغ ہو جائے تو اپنے گھر کو جا اور لڑکوں کے ساتھ راستے میں مت کھیلا کر۔ اور اپنے اسباق مغرب کی نماز کے بعد یاد کیا کر اور مدرسہ کے کام (اسبلق) لکھا کر اور غافل نہ رہنا + اور سمجھ لے کہ غافل اور سست (لڑکا) امتحان کے روز کامیاب نہیں ہوتا +

اردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) كُنْ شَاكِرًا فِي كُلِّ حَالٍ (۲) لَا تَحْزَنُوْا (۳) لَا يَخْرُجُ اَحَدٌ مِنَ الْمَسْجِدِ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَهُ (۴) يَا بَنِيَّ ادْخُلُوا الْبَيْتَ وَاجْلِسُوْا هُنَاكَ (۵) يَا بِنْتُ اجْلِسِيْ عَلٰى هٰذَا الْكُرْسِيِّ وَانْظُرِيْ اِلٰى ذٰلِكَ الْبُسْتَانِ (۶) يَا اَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تَعْبُدُوْا غَيْرَهُ اَحَدًا (۷) يَا بَنَاتُ اذْهَبْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ وَاقْرَءْنَ الْقُرْاٰنَ (۸) قَالَ لِيْ عَمِّيْ لَا تَذْهَبْ اِلٰى بَيْتِكَ فَمَا ذَهَبْتُ (۹) اِنْ كَانَ الثَّوْبُ نَجِسًا فَلْيُغْسَلْ (۱۰) لَا يُؤْكَلِ السَّمَكُ مَعَ اللَّبَنِ (۱۱) اِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ حَرَجٌ فَاشْرَبْ مَعَنَا الْقَهْوَةَ +

مشق نمبر ۲۲

(۱) میں کل حیدر آباد جانے والا ہوں (۲) وہ دونوں دہلی جانے والے ہیں (۳) وہ سب مدراس جانے والے ہیں (۴) وہ لڑکیاں لاہور جانے والی ہیں (۵) میرا بھائی کل بمبئی جانے والا تھا (۶) ہم کامیاب تھے (۷) یہ ایک مدرسہ ہے اور وہ ایک کتبخانہ [لائبریری] ہے اور وہ ایک مسجد ہے (۸) مدرسہ کھلا ہوا ہے (۹) کیا تیرے پاس اس گھر کی کنجی ہے ؟ (۱۰) ہاں میرے پاس اس کی کنجی ہے (۱۱) تب تُو دروازہ کیوں نہیں کھولتا ؟ (۱۲) دروازہ کھلا ہوا ہے لیکن اس گھر میں داخل ہونا ممنوع ہے (۱۳) مصر کا فاتح عمرو ابن عاصؓ ہے جس نے ۲۰ھ ہجری میں اسے فتح کیا (۱۴) لوہار ہتھوڑے سے لوہا کوٹتا ہے اور اس سے کنجیاں، تالے، درانتیاں اور چھریاں بناتا ہے (۱۵) بڑھئی آری سے لکڑی چیرتا ہے تاکہ اس سے کرسیاں، میزیں اور پھلائیں [بینچیں] بنائے (۱۶) ہم نے سُنا اعلیٰحضرت نظام عثمان علی خان کی حکومت نے متعدد فیکٹریاں اور کارگاہیں کھولی ہیں۔ جن میں سے بعض میں کپڑے بُنے جاتے ہیں اور بعض میں جنگ کے اوزار بنائے جاتے ہیں (۱۷) اے میرے دوست ! [پیارے] تمھیں کھانے اور پینے میں اعتدال [میانہ روی] لازم ہے تاکہ بیمار نہ ہو جاؤ (۱۸) وہ شخص شرابی تھا پھر جب اس نے قرآن پڑھا اور اس کی نصیحتیں سمجھیں تو اس کی حالت درست ہو گئی (۱۹) دُنیا آخرت کی کھیتی ہے ؛

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) اللہ [ہی] آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور اندھیروں اور روشنی کا بنانے والا ہے (۲) اُس نے [خدا نے] کہا میں تجھے لوگوں کے لئے پیشوا بنانے والا ہوں (۳) چوری کرنے والے [مرد] اور چوری کرنے والی [عورت] کے ہاتھوں کو کاٹ ڈالو (۴) اُس [جنّت] میں بہتی نہریں ہیں، اس میں اونچے تخت [یا پلنگ] ہیں اور پیالے رکھے ہوئے ہیں (۵) ماپ اور تول میں کمی نہ کرو (۶) اور اُن کے لئے اُن میں [مویشی میں] بہت سے فائدے اور پینے کی چیزیں [دودھ] ہیں تو کیا وہ شکر نہیں کرتے؟ (۷) بیشک ان کے وعدے کا وقت صبح ہے۔ کیا صبح قریب نہیں ہے؟

اُردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) أَنَا ذَاهِبٌ إِلَى بَمْبَئِي غَدًا (۲) هُوَ كَانَ ذَاهِبًا إِلَى لَاهُورَ أَمْسِ (۳) أُخْتِي ذَاهِبَةٌ إِلَى حَيْدَرْآبَاد (۴) بَابُ الْمَدْرَسَةِ مَفْتُوحٌ (۵) كَانَ بَابُ الْمَكْتَبَةِ مَفْتُوحًا (۶) كَانَ طَارِقٌ فَاتِحَ الْأَنْدَلُسِ (۷) فِي بَمْبَائِي مَصَانِعُ كَثِيرَةٌ فِي بَعْضِهَا تُنْسَجُ الثِّيَابُ الثَّمِينَةُ (۸) طَرَقَ الْحَدَّادُ الْحَدِيدَ وَصَنَعَ مِنْهُ سِكِّينًا (۹) هَلْ عِنْدَكَ مِنْشَارٌ؟ (۱۰) تُصْنَعُ آلَاتُ الْحَرْبِ فِي هٰذَا الْمَعْمَلِ +

مشق نمبر ۲۳ (الف)

(۱) ایک ہرا درخت (۲) سونا پیلا ہے اور چاندی سفید ہے (۳) تازہ

گھاس ہری ہے اور سوکھی گھاس پیلی ہے (۴) گلاب کا پھول سُرخ رنگ اور خوشبو والا ہے (۵) سُرخ سمندر عرب کی پچھم میں ہے (۶) یہ لڑکی نیکبخت ہے اور وہ لڑکا بڑا سُست ہے (۷) غلام تھکا ہوا ہے اور اُس کا آقا غصہ میں بھرا ہوا ہے (۸) جلیل نیلی آنکھ، سیاہ بال اور سفید چہرے والا ہے (۹) عائشہ نیلی آنکھ، کالے بال اور سفید چہرے والی ہے (۱۰) میں نے ایک لڑکی اچھی صورت والی اور سُتھرے کپڑے والی دیکھی (۱۱) فاطمہ کا چہرہ خوشنما اور اس کے کپڑے سُتھرے ہیں (۱۲) اس گائے کی آنکھ کالی ہے اور اس کا سر سفید ہے (۱۳) زید اچھی صورت والا اور بُرے کپڑے والا ہے (۱۴) عمرو کی صورت اچھی ہے اور اس کے کپڑے خراب ہیں (۱۵) وہ عورتیں گونگی ہیں اور یہ [عورت] اندھی ہے (۱۶) باغ میں لال اور پیلے پھول ہیں اور سفید اور کالے پرندے ہیں (۱۷) لڑکی کے دونوں سُرخ رخسارے پاکیزہ [یا "پُرلطف"] منظر والے ہیں (۱۸) بیشک زبیدہ اور رشید دونوں نیک اور خوش خلق ہیں (۱۹) میرا دوست خلیل ایک نرم مزاج اور ہنس مُکھ آدمی ہے (۲۰) کافر لوگ بہرے گونگے اندھے ہیں اس لئے وہ سمجھ نہیں سکتے (۲۱) بیشک وہ بڑا ظالم اور بڑا نادان تھا (۲۲) اور بڑی آنکھ والی حوریں پوشیدہ [محفوظ] رکھی ہوئی موتیوں جیسی ہیں +

مشق نمبر ۲۳ (ب)

نیچے لکھے ہوئے جملوں میں خالی جگہ کو مناسب الفاظ سے پُر کرو :-

(۱) لَوْنُ اللَّبَنِ ــــ وَلَوْنُ ــــ اَحْمَرُ

پہلی جگہ خبر کے لئے خالی ہے : اَبْيَضُ۔ اور دوسری جگہ مضاف الیہ کے لئے : اَلْعَسَلِ ، اَلْوَرْدِ +

(۲) اَللَّبَنُ ــــ وَالْعَسَلُ ــــ

اس میں دونوں جگہیں خبر کے لئے خالی ہیں : اَبْيَضُ اور اَحْمَرُ +

(۳) اَللَّبَنُ ــــ اللَّوْنِ وَالْعَسَلُ ــــ اللَّوْنِ

اس میں دونوں جگہیں اسم صفة مضاف کے لئے خالی ہیں : اَبْيَضُ ، اَحْمَرُ +

(۴) اَوْرَاقُ الرُّمَّانِ ــــ وَاَزْهَارُهُ ــــ

اس میں دونوں مقام خبر کے لئے خالی ہیں خُضْرٌ اور حُمْرٌ +

(۵) اَمَامَ بَيْتِي شَجَرَةٌ ــــ

اس میں صفة کی جگہ خالی ہے : خَضْرَاءُ یا اور کچھ +

(۶) هِرَّةُ اُخْتِي ــــ وَكَلْبَتُهَا ــــ

اس میں دونوں جگہیں خبر کی خالی ہیں : بَيْضَاءُ اور سَوْدَاءُ یا اور کچھ +

(۷) رَأَيْتُ هِرَّتَيْنِ ــــ وَكَلْبَتَيْنِ ــــ

اس میں دونوں جگہیں صفۃ کے لئے خالی ہیں: بَيْضَاوَيْنِ ، سَوْدَاوَيْنِ +

(۸) هٰذَا وَلَدٌ ـــ الْوَجْهِ وَ ـــ الْعَيْنِ

دونوں جگہیں اسم صفۃ مضاف کی خالی ہیں: اَبْيَضُ ، اَسْوَدُ +

(۹) هٰذَا الْوَلَدُ حَسَنٌ ـــ وَقَبِيحَةٌ ـــ

دونوں جگہیں اسم صفۃ کے فاعل کے لئے خالی ہیں: وَجْهُهٗ ، ثِيَابُهٗ +

(۱۰) رَأَيْتُ بِنْتًا اَبْيَضَ ـــ وَ ـــ عَيْنُهَا

پہلی جگہ اسم صفۃ کے فاعل کے لئے خالی ہے: وَجْهُهَا اور دوسری جگہ اسم صفۃ کے لئے خالی ہے: اَسْوَدَ - اَبْيَضَ اور اَسْوَدَ منصوب ہونگے کیونکہ وہ مفعول (بِنْتًا) کی صفۃ ہیں +

(۱۱) وَجْنَتَا ـــ حَمْرَاوَانِ وَعَيْنَاهَا ـــ

پہلی جگہ مضاف الیہ کی خالی ہے: الْبِنْتِ اور آخر کی جگہ خبر کی: سَوْدَاوَانِ یا زَرْقَاوَانِ +

(۱۲) لَوْنُ وَجْهِ رُقَيَّةَ ـــ وَلَوْنُ شَعْرِهَا ـــ

اس میں دونوں مقام خبر کے لئے خالی ہیں: اَبْيَضُ ، اَسْوَدُ +

(۱۳) هِيَ بَيْضَاءُ ـــ وَسَوْدَاءُ ـــ

دونوں مقام مضاف الیہ کے لئے خالی ہیں: الْوَجْهِ ، الْعَيْنِ +

(۱۴) هٰذَا الْوَلَدُ زَرْقَاوَانِ ـــ

اس میں اسم صفۃ کے فاعل کی جگہ خالی ہے: عَيْنَاهُ +

(۱۵) عِنْدِیْ — بَیْضَاءُ وَبَقَرَۃٌ —

اس جملہ میں پہلی جگہ مبتدا موصوف کے لئے خالی ہے: شَاۃٌ یا اور کچھ۔
اور دوسری جگہ صفۃ کے لئے: سَوْدَاءُ یا حَمْرَاءُ یا صَفْرَاءُ۔

تنبیہ۔ اس جملے میں عِنْدِیْ کو خبر مقدم کہتے ہیں۔ اسے مبتدا نہیں کہتے۔ کیونکہ وہ ظرف ہے اور ظرف خبر ہو سکتا ہے مبتدا نہیں ہو سکتا[1]۔

اُردو سے عربی ترجمہ

(۱) اَلزَّهْرُ الْاَحْمَرُ (۲) اَلْفِضَّةُ الْبَيْضَاءُ (۳) اَخِيْ كَثِيْرُ الْمَالِ (۴) هٰذَا الزَّهْرُ اَصْفَرُ (۵) اَلْاَزْهَارُ الْحُمْرُ فِيْ بُسْتَانِنَا كَثِيْرَةٌ (۶) هٰذَا الْوَلَدُ كَبِيْرُ الْعَيْنِ وَصَغِيْرُ الرَّأْسِ (۷) هُوَ رَجُلٌ قَلِيْلُ الْعَقْلِ وَقَبِيْحُ الْوَجْهِ (۸) اُولٰٓئِكَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ (۹) اَلْكَلْبُ اَسْوَدُ وَالْهِرَّةُ بَيْضَاءُ (۱۰) اَلْعَبْدُ التَّعْبَانُ وَالسَّيِّدُ الْغَضْبَانُ (۱۱) اَلْبِنْتُ السَّوْدَاءُ الْعَيْنِ (۱۲) اَلشَّاةُ الْعَرْجَاءُ (۱۳) اَلْهِرَّتَانِ السَّوْدَاوَانِ فِي الْبَيْتِ (۱۴) وَلَدٌ سَعِيْدٌ [يا صَالِحٌ] وَبِنْتٌ سَعِيْدَةٌ [يا صَالِحَةٌ] قَائِمَانِ [يا كِلَاهُمَا قَائِمَانِ]۔

مشق نمبر ۲۴ (الف)

(۱) پاک ہے میرا رب جو سب سے بلند ہے (۲) نماز نیند سے بہتر ہے (۳) بدترین آدمی [وہ ہے جو] بڑا جاہل اور سست ہے [یا بڑا جاہل اور بڑا ہی سست آدمی بدترین {انسان} ہے] (۴) سب سے افضل کام

[1] اس کا بیان چوتھے حصے سبق ۹۵ فقرہ ۸ میں دیکھو۔ [2] دیکھو سبق ۱۰-۴۔

وقت پر نماز پڑھنا ہے (۵) سب سے افضل مؤمن [وہ ہے جو] اخلاق میں اُن سب سے اچھا ہو (۶) بہترین انسان وہ ہے جو لوگوں کو فائدہ پہنچائے (۷) سب سے بڑا مدرسہ جامع ازہر میں ہے (۸) میرا شوق تیری طرف اس سے زیادہ ہے جو تیرے بھائی کی طرف ہے (۹) آج ہوا کل رات کی نسبت زیادہ سخت ہے (۱۰) حاتم کم عقل ہے اور اس کا بھائی اس سے بھی کم عقل ہے (۱۱) حسن ایک اچھا دوست ہے اور محمد اس سے اچھا ہے وہ میرے دوستوں میں سب سے زیادہ اچھا ہے (۱۲) دانائی کی بات مؤمن کی کھوئی ہوئی چیز ہے تو وہ اسے جہاں کہیں پالے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے (۱۳) تم میں سے جو لوگ زمانۂ جاہلیت میں زیادہ اچھے ہیں [معزز مانے گئے ہیں] وہ زمانۂ اسلام میں بھی زیادہ اچھے [معزز] ہیں۔

مِنَ الْقُرْآنِ

(۱) بیشک اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے (۲) فتنہ قتل سے بڑھ کر ہے (۳) کہو [پوچھو] کیا تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ؟ (۴) اور ایک مؤمن غلام مشرک [آزاد] سے بہتر ہے (۵) اور بیشک ایک مؤمنہ لونڈی مشرکہ [بی بی] سے بہتر ہے (۶) تو دونوں فریق میں سے کون امن کا زیادہ مستحق ہے؟ (۷) سنو! اُسی [خدا] کے لئے ہے حکومت اور وہ تمام حساب کرنے والوں میں زیادہ تیزی سے حساب کرنے والا ہے (۸) اور [اے محمدؐ] تم سے شراب اور جوئے کے متعلق پوچھتے ہیں۔ کہہ دو ان دونوں میں بڑی برائی ہے اور لوگوں

کے لئے کچھ فائدے بھی ہیں اور [لیکن] اُن دونوں کی بُرائی اُن کے فائدے سے زیادہ بڑی ہے (۹) تمام گھروں میں زیادہ بودا [کمزور] گھر مکڑی کا گھر ہے (۱۰) وہ لوگ اُس دن ایمان کی نسبت کفر سے زیادہ قریب تھے (۱۱) کیا اللہ تمام حاکموں میں بڑا حاکم نہیں ہے؟ [ہاں کیوں نہیں وہ تو تمام حاکموں میں بڑا حاکم ہے اور ہم اس بات پر گواہ ہیں] +

مشق نمبر ۲۴ (ب)

(ذیل کے سوالات کے جوابات پورے جملوں میں دو)

(۱) مَنِ الْأَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ؟	اَلْأَكْرَمُ عِنْدَ اللّٰهِ أَتْقَى النَّاسِ۔
(۲) أَيُّ مُؤْمِنٍ أَفْضَلُ؟	أَفْضَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا۔
(۳) أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟	أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ الصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا۔
(۴) مَنْ هُمْ أَفَاضِلُ النَّاسِ؟	اَلْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ النَّاسِ۔
(۵) مَنْ هُوَ أَفْضَلُ الرُّسُلِ؟	أَفْضَلُ الرُّسُلِ نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔
(۶) أَيْنَ الْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى؟	اَلْمَدْرَسَةُ الْكُبْرٰى فِيْ جَامِعِ الْأَزْهَرِ۔
(۷) أَأَنْتَ أَكْبَرُ أَمْ أَخُوْكَ؟	أَخِيْ أَكْبَرُ مِنِّيْ يا أَنَا أَكْبَرُ مِنْ أَخِيْ۔
(۸) نَهْرُ النِّيْلِ أَكْبَرُ أَمْ نَهْرُ الْفُرَاتِ؟	نَهْرُ النِّيْلِ أَكْبَرُ مِنْ نَهْرِ الْفُرَاتِ۔
(۹) اَللَّبَنُ أَنْفَعُ أَمِ الْخَمْرُ؟	اَللَّبَنُ أَنْفَعُ مِنَ الْخَمْرِ۔
(۱۰) مَا هُوَ أَشْجَعُ الْحَيَوَانَاتِ؟	اَلْأَسَدُ أَشْجَعُ الْحَيَوَانَاتِ۔

لہ أَفَاضِلُ النَّاسِ بھی کہہ سکتے ہیں۔ دیکھو سبق ۴ فقرہ ۵

(۱۱) مَا هُوَ أَكْبَرُ الْحَيَوَانَاتِ فِي الْجِسْمِ؟	اَلْفِيْلُ أَكْبَرُ الْحَيَوَانَاتِ فِي الْجِسْمِ
(۱۲) مَا هُوَ أَنْفَعُ الْحَيَوَانَاتِ لِلسَّفَرِ؟	اَلْفَرَسُ أَوِ الْجَمَلُ أَنْفَعُ الْحَيَوَانَاتِ لِلسَّفَرِ
(۱۳) أَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ حُمْرَةً اَلْوَرْدُ أَمْ زَهْرُ الرُّمَّانِ؟	زَهْرُ الرُّمَّانِ أَشَدُّ حُمْرَةً مِنَ الْوَرْدِ
(۱۴) كَيْفَ الرِّيْحُ الْيَوْمَ؟	اَلرِّيْحُ أَشَدُّ الْيَوْمَ مِنْهَا الْبَارِحَةَ
(۱۵) هَلْ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ أَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ؟	نَعَمْ هٰذِهِ الشَّجَرَةُ أَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ [يا لَا - بَلْ تِلْكَ الشَّجَرَةُ أَطْوَلُ مِنْ هٰذِهِ]
(۱۶) هَلِ الذَّهَبُ أَشَدُّ صُفْرَةً مِنَ النُّحَاسِ الْأَصْفَرِ؟	نَعَمْ اَلذَّهَبُ أَشَدُّ صُفْرَةً مِنَ النُّحَاسِ الْأَصْفَرِ

اردو سے عربی میں ترجمہ کرو

(۱) هٰذَا الْوَلَدُ أَكْبَرُ مِنْ ذَاكَ الْوَلَدِ (۲) اَلْهَوَاءُ أَلْطَفُ مِنَ الْمَاءِ (۳) نَهْرُ الْفُرَاتِ أَصْغَرُ مِنَ النِّيْلِ (۴) خَيْرُ الْكُتُبِ الْقُرْآنُ الْمَجِيْدُ (۵) أَصْدَقُ الْكَلَامِ كَلَامُ اللهِ (۶) اَلْأَفْرَاسُ الْحُمْرُ أَحْسَنُ الْأَفْرَاسِ [يا أَحْسَنُ الْأَفْرَاسِ الْأَفْرَاسُ الْحُمْرُ] (۷) اَلرِّيْحُ الْيَوْمَ أَلْطَفُ مِنْهَا الْبَارِحَ [يا مِنْهَا أَمْسِ] (۸) هٰذَا الطَّرِيْقُ أَصْعَبُ مِنْ ذَاكَ الطَّرِيْقِ (۹) هٰذِهِ الشَّجَرَةُ أَطْوَلُ مِنْ تِلْكَ الشَّجَرَةِ (۱۰) هٰذَا الْكِتَابُ أَنْفَعُ وَأَسْهَلُ +

مشق نمبر ۲۵

(۱) اپنے مہمان کی عزت کرو (۲) مدافعت کے لئے اپنے ہتھیار تیار کرو (۳) معاملے کو ٹال نہ بتائے یہاں تک کہ اس میں غور و فکر کر لیوے (۴)

خط وکتابت آدھی ملاقات ہے (۵) یہ شخص دیہاتی عربوں سے میل جول رکھ چکا ہے اور ان کے ساتھ زندگی بسر کی ہے (۶) ہم اس کی تفتیش میں کوشش کر رہے ہیں (۷) امیر اپنے بھائی سے باتیں کر رہا تھا اور اس سے نرمی کر رہا تھا (۸) قدرت [طاقت] سے پیشتر دشمن سے چھیڑ چھاڑ نہ کرو (۹) کیا تو عربی میں گفتگو کرتا ہے ؟ (۱۰) ہاں میں کچھ کچھ بول لیتا ہوں (۱۱) کیا تم نے اس عرب کے ساتھ بات چیت کی ؟ (۱۲) ہاں ہم نے اس کے ساتھ بات کی (۱۳) امیر اور اس کا بھائی دونوں اس لڑائی کے متعلق باتیں کرتے ہوئے بیٹھے (۱۴) جو چھوٹے پن میں سیکھتا ہے وہ بڑے پن میں آگے رہتا ہے [سردار ہوتا ہے] (۱۵) جب دو چور باہم جھگڑتے ہیں تو چرائی ہوئی چیز ظاہر ہو جاتی ہے (۱۶) اس کا چہرہ خوف سے زرد ہو گیا اور شرم سے سرخ ہو گیا (۱۷) اپنے باپ کا احترام کر اور اپنے بھائی سے محبت رکھ (۱۸) جو کام ہم نے کیا آپ اسے پسند کرتے ہیں ؟ (۱۹) اگر اللہ نے چاہا ہم آئندہ ملیں گے (۲۰) ہم نے سنا کہ ترکوں نے مدافعت کے لئے لشکر تیار کر لیا ہے (۲۱) جو ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑوں کی توقیر نہ کرے وہ ہم میں سے [ہماری جماعت میں سے] نہیں ہے (۲۲) بیشک اللہ سچے تاجر کو محبوب رکھتا ہے (۲۳) ایمان کے بعد عقل کا سر [بڑی عقلمندی] لوگوں کے ساتھ محبت و مہربانی سے پیش آنا ہے +

لطیفہ

ایک کرایہ دار نے مالک مکان سے کہا اس چھت کے لکڑے [شہتیر] کو درست کر لو

کیونکہ وہ گڑگڑا رہا ہے۔ اس نے کہا مت ڈرو وہ تسبیح پڑھ رہا ہے۔ اس [کرایہ دار] نے کہا مجھے خوف ہے کہ اسے [تسبیح پڑھتے پڑھتے] رقت آجائے اور وہ سجدہ ہی کر دے [یعنی مکان کی چھت ہی بیٹھ جانے کا ڈر ہے]۔

مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) اور جھوٹ بات سے بچو (۲) تمام نمازوں کی محافظت کرو اور [خصوصاً] درمیانی نماز کی (۳) اور اللہ سے بخشش مانگو بیشک اللہ بڑا بخشنے والا بڑا مہربان ہے (۴) اے پیغمبر جو کچھ تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل کیا گیا ہے وہ پہنچا دو [اس کی تبلیغ کرتے رہو] (۵) اور یاد دلاتے رہو [نصیحت کرتے رہو] کیونکہ یاددہانی [نصیحت] ایمان داروں کو فائدہ بخشتی ہے (۶) اس میں شک نہیں کہ بیجا خرچ کرنے والے شیاطین کے بھائی ہیں (۷) بیشک ہم نے برکت والا پانی آسمان سے اتارا پھر اس سے باغات اور کھیتی کے دانے اُگائے (۸) جب اس کو اس کے رب نے کہا مسلم ہوجا [یا حکم مان لے] اُس نے کہا میں تمام جہانوں کے پروردگار کا فرمانبردار ہوچکا [یعنی مسلم ہوگیا] (۹) جس روز بہتیرے چہرے سفید ہونگے اور بہتیرے چہرے سیاہ ہونگے۔ تو جن لوگوں کے چہرے سفید ہونگے وہ اللہ کی رحمت میں ہونگے (۱۰) بیشک اللہ وعدہ خلاف نہیں کرتا (۱۱) کیا وہ نہیں جانتا جب اُٹھایا جائیگا جو قبروں میں ہے (۱۲) سنو! اللہ کی یاد سے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے (۱۳) جو شخص آگ سے [دوزخ سے] ہٹا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو وہ ضرور کامیاب

ہو گیا (۱۴) یہ ٹھنڈے غسل کی جگہ ہے اور پینے کی چیز ہے +

اُردو سے عربی میں ترجمہ

(۱) أَكْرِمُوا ضُيُوفَهُمْ (۲) اِجْتَهِدُوا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَلَا تَشْتَغِلُوا كَثِيرًا فِي اللَّعِبِ (۳) لَا تَتَعَرَّضُوا لِلْعَدُوِّ الْقَوِيِّ (۴) نَحْنُ لَا نَسْتَحْسِنُ الْحَرْبَ (۵) اِحْتَرِمُوا وَالِدَيْكُمْ وَأَحِبُّوا إِخْوَانَكُمْ وَأَخَوَاتِكُمْ (۶) نَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ (۷) هَلْ جَهَّزْتُمُ السِّلَاحَ لِلدِّفَاعِ؟ (۸) تَعَلَّمْ صَغِيرًا تَتَقَدَّمْ كَبِيرًا (۹) اِجْتَهَدْنَا فِي التَّفْتِيشِ عَنْهُ (۱۰) هَلْ تَتَعَلَّمُونَ الْعَرَبِيَّةَ (۱۱) نَعَمْ نَتَعَلَّمُ الْعَرَبِيَّةَ (۱۲) اَللِّصَّانِ تَخَاصَمَا [يَا تَخَاصَمَ اللِّصَّانِ] فَظَهَرَ الْمَسْرُوقُ (۱۳) اَلْوَجْهُ يَصْفَرُّ مِنَ الْوَجَلِ وَيَحْمَرُّ مِنَ الْخَجَلِ (۱۴) اِبْيَضَّ النَّهَارُ وَاسْوَدَّ اللَّيْلُ (۱۵) نَحْنُ تَمَّمْنَا الْجُزْءَ الثَّانِي مِنْ كِتَابِ تَسْهِيلِ الْأَدَبِ فِي ثَلَاثَةِ أَشْهُرٍ (۱۶) نَحْنُ نَجْتَنِبُ مِنَ الْقَوْلِ الزُّورِ (۱۷) أَنَا وَأَخِي جَلَسْنَا نَتَحَدَّثُ فِي أَمْرِ ضَرُورِيٍّ حَتّٰى طَلَعَ نُورُ الْفَجْرِ (۱۸) يُجَهِّزُ الْهِنْدِيُّونَ السِّلَاحَ لِلدِّفَاعِ +

مشق نمبر ۲۶ (الف)

(رشید لڑکا اور اس کا ایک مکالمہ)

(۱) اے رشید! تم مدرسہ میں کیا سیکھتے ہو؟	میرے چچا! میں عربی، انگریزی، حساب، جغرافیہ اور تاریخ سیکھتا ہوں۔
(۲) میں نے سنا تم علم حاصل کرنے میں کوشش نہیں کرتے ہو اور کھیل کود	جناب! آپ کو کس نے خبر دی؟ اور آپ نے کس طرح خبر دینے والے کی تصدیق کی؟

میں مشغول رہتے ہو۔

(۳) میرے پیارے! میں اس کی تصدیق نہیں کرتا ہوں، لیکن تم کو دیکھ رہا ہوں تم دو روز سے مدرسے نہیں گئے

جی ہاں! میں اگست کی نویں تاریخ سے نہیں جا رہا ہوں، کیونکہ طالب علموں نے سیکھنے [پڑھنے لکھنے] سے انکار کر دیا ہے بلکہ انھوں نے ہیڈ ماسٹر کے کمرے پر ہجوم کر دیا اور کمرے کے بعض اسباب خراب کر دئے اس لئے انھوں نے [ہیڈ ماسٹر نے] مدرسہ بند کر دیا۔

(۴) اور طلباء نے کیوں ہڑتال کر دی؟

اس لئے کہ حکومت نے مسٹر گاندھی، مولانا ابو الکلام اور بہتیرے کانگریس کے لیڈروں کو گرفتار کر لیا اور انھیں قید کر دیا، اس لئے طلباء نے حکومت کے فعل پر احتجاج کرتے ہوئے ہڑتال کر دی۔

(۵) میرے عزیز! تم نے سچ کہا۔ اور میں نے اخبارات میں پڑھا کہ کارخانوں اور ملوں کے مزدوروں نے بھی کام سے ہڑتال کر دی اور مظاہرے اور احتجاج کے لئے جمع ہوئے تو انھیں پولیس نے روکا لیکن وہ باز نہ آئے

اور ایسے ہی واقعات تمام ہند کے طول عرض میں شہروں میں اور دیہاتوں میں واقع ہوئے ہیں اور بعض مقامات میں مظاہرین نے پولیس کے آدمیوں کو قتل کر دیا اور سرکاری عمارتیں جلا ڈالیں اور ٹیلیگراف کے تار کاٹ دئے لیکن ہم نے

اور پولیس پر پتھراؤ کیا تو پولیس نے
اُن پر گولی چلائی تو چند اُسی وقت
مر گئے اور بہت سے زخمی ہو گئے

سُنا کہ ان مظاہرات میں مسلمان شریک
نہیں ہوئے مگر بہت کم۔

(۶) کیا تم جانتے ہو کانگریس کے لیڈروں
کو کیوں گرفتار کیا؟

اس لئے کہ وہ آزادی اور خود مختاری
مانگتے ہیں اور انھوں نے انگریزوں سے
کہہ دیا کہ ہندوستان ہندوستانیوں کے
ہاتھ میں چھوڑ دو۔

(۷) پھر ان مظاہرات میں مسلمان کیوں
شریک نہیں ہوئے؟

کیونکہ مسلم لیگ کے قائد [لیڈر] مسٹر
محمد علی جناح نے انھیں شریک ہونے
سے منع کر دیا ہے۔

(۸) اور کیوں انھوں نے ان کو منع کیا؟
کیا مسلمان اور ان کا لیڈر آزادی
اور خود مختاری پسند نہیں کرتے؟

کیوں نہیں! وہ خود مختاری پسند کرتے
ہیں اور کیسے نہ پسند کریں۔ باوجودیکہ آزادی
اور سوراج کے لئے جدوجہد کرنا ان پر
فرض ہے لیکن ہنود اب تک مسلمانوں کے
مطالبات اور ان کے حقوق کے بارے
میں مسلم لیگ کے ساتھ متفق نہیں ہوئے ہیں

(۹) اے میرے پیارے! اس میں شک
نہیں کہ وطن کی آزادی اور خود مختاری
سب سے عزیز [گرانقدر] چیز ہے

ہاں بخدا یہ ٹھیک ہے۔ پھر ہمیں کیا ہوا کہ
باہم متحد و متفق نہ ہو جائیں؟ یہ تو آزادی
حاصل کرنے کا آسان ترین راستہ ہے۔

جان اور مال ان کے پاسنگ میں نہیں آسکتے۔ لیکن ہندوستان کی خودمختاری ان مظاہرات سے حاصل نہیں ہوگی بلکہ اس کی پہلی شرط تو اہل وطن کا باہمی اتحاد [واتفاق] ہے۔ اسی طرح انگریز بھی ہندوستانیوں سے کہہ رہے ہیں "متحد ہو جاؤ تمہیں استقلال مل جائیگا"۔

پس ہر اُس ہندو اور مسلمان پر جو آزادی کا خواہاں ہے، واجب ہے کہ اتحاد کیلئے پوری کوشش کرے یہاں تک کہ تمام قوموں کا ایک ہی نعرہ ہو "استقلال استقلال"۔

(۱۰) خوب کہا اے میرے لڑکے! لیکن ہندو اور انگریز ایسے مسلمانوں کے ساتھ متفق نہ ہونگے جن کی قوت نااتفاقی اور ایمان کی کمزوری اور بداعمالی کی وجہ سے ضعیف ہو گئی ہے۔

جی ہاں! کمزوروں کے ساتھ کوئی بھی اتحاد پسند نہیں کرتا۔ مگر جب وہ اخلاق اور اعمال کو ٹھیک کرلیں اور ایک سیسہ پلائی ہوئی عمارت کی طرح متحد ہو جائیں تو پھر ہر ایک اُن کے ساتھ اتحاد کرنا پسند کریگا۔

(۱۱) پس مسلمانوں کے لیڈروں اور عالموں کو لازم ہے کہ سب سے پہلے مسلمانوں کے اخلاق کی درستی کی طرف اور اسلام بعد ایمان اور حسن سلوک، تقویٰ، انصاف اور احسان میں باہمی مدد کرنے اور بدکاری اور گناہ سے بچنے کی بنیاد پر

اللہ تعالےٰ نے سچ فرمایا اور اللہ وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ اے چچا! جبکہ ہندوستان کے مسلمان مذکورہ بنیاد پر متحد ہو جائینگے [اگرچہ فروعات میں وہ اختلاف بھی رکھتے ہوں] تو ایک عظیم الشان طاقت ہو جائینگے۔ پھر کون ہے جو دس کروڑ سچے ایمانداروں کی قوت کی مخالفت کرے؟

انھیں باہم متحد و منظم کرنے کی طرف تیزی سے قدم اٹھائیں، تاکہ وہ [یعنے تمام مسلمان] اللہ [والوں] کے گروہ میں شامل ہوجائیں [اللہ تعالیٰ فرماتا ہے] سنو! اللہ کی پارٹی والے ہی کامیاب رہنے والے ہیں۔	مجھے تو اُمید ہے کہ جس دن مسلمان باہم متحد ہوجائیں گے وہی دن ہمارے تمام برادرانِ وطن کے ساتھ اتحاد کا دن ہوگا۔
(۱۱) کاش کہ میں وہ مبارک دن دیکھ پاتا! کیونکہ اس میں شک نہیں کہ اتحاد کا دن ہی آزادی کا اور غلامی سے نجات کا دن ہوگا۔	اللہ کی رحمت سے نا اُمید مت ہو۔ امید ہے کہ وہ دن قریب ہی ہو۔
(۱۲) میں تمہاری سمجھ اور واقفیت سے بہت خوش ہوں۔ لیکن علوم و فنون کی طرف سے غافل نہ ہونا یہاں تک کہ تم دین اور وطن کی خدمت کے لائق بن جاؤ۔	میرے محترم جناب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے مجھے وہ باتیں سکھائیں جو میں نہیں جانتا تھا اور وہ باتیں سمجھائیں جو میں نہیں سمجھتا تھا۔ پس ساری تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔

مشق نمبر ۲۶ (ب)

حکایت

حکایت کی گئی ہے کہ جب عمر بن عبد العزیز نے خلافت سنبھالی،

مبارکبادی پیش کرنے والوں کے وفود ہر طرف سے آنے لگے۔ حجاز والوں کے وفد کی طرف سے عرض کرنے کے لئے ایک چھوٹا لڑکا آگے بڑھا جس کی عمر گیارہ سال کو نہیں پہنچی تھی۔ عمر نے فرمایا تو واپس چلا جا اور جو زیادہ عمر والا ہو وہ آگے بڑھے۔ لڑکے نے عرض کی (اللہ تعالیٰ امیر المؤمنین کی مدد فرمائے) آدمی اپنی سب سے چھوٹی دو چیزوں کی بدولت آدمی (کہلاتا) ہے (ایک تو) اپنے دل (دوسرے) اپنی زبان کی بدولت۔ پس جب اللہ اپنے کسی خاص بندے کو بولنے والی زبان اور یاد رکھنے والا (ہر بات کو سمجھنے والا) دل عطا فرمائے تو وہ (بندہ) ضرور گفتگو کا مستحق ہو جاتا ہے اور اے امیر المؤمنین اگر فضیلت عمر کی وجہ سے ہوتی تو قوم میں ایسے اشخاص (موجود) تھے جو آپ کی اس بیٹھک (گدّی) کے زیادہ مستحق تھے۔ عمر اس کے کلام سے متعجب ہوئے اور (ذیل کے) اشعار پڑھے: (ترجمہ) علم سیکھ کیونکہ آدمی عالم نہیں پیدا ہوا کرتا۔ اور علم والا جاہل کے جیسا نہیں ہوا کرتا۔ اور بیشک قوم کا بڑا (سردار) جس کے پاس علم نہیں ہے۔ وہ چھوٹا (ذلیل) ہوتا ہے جبکہ اس کے اطراف محفلیں جمع ہوں ۔

تنبیہ۔ عمر بن عبد العزیز خلفائے بنی اُمیّہ میں سب سے اچھے خلیفہ ہوئے ہیں۔ بڑے متقی، نہایت عادل اور خدا پرست تھے۔ علماء نے انہیں عمر ثانی یعنی خلیفۂ دوم حضرت عمرؓ کے مشابہ کہا ہے اور پہلی صدی کا مجدد مانا ہے ۹۹ھ میں خلافت پر متمکن ہوئے اور خلیفۂ اول حضرت صدیق اکبرؓ کی طرح دو سال اور پانچ مہینے ان کا عہد خلافت رہا۔ خلافت سے پہلے ایک بار انسؓ صحابی نے ان کے پیچھے نماز پڑھی اور بہت خوش ہو کر کہا کہ اس جوان سے بہتر نماز کسی کو رسول اللہ جیسی نماز پڑھتے نہیں دیکھا

اشعار کا ترجمہ

جب تُو شریف آدمی کی عزت کرتا ہے تو (گویا) تُو اُس کا آقا ہو جاتا ہے (یعنی وہ تجھے معزز سمجھنے لگتا ہے) اور اگر تُو نے کمینے کی عزت کی تو وہ سرکش ہو جاتا ہے (اور تجھے حقیر سمجھنے لگتا ہے)۔

بیشک وعدہ پورا کرنا شریف آدمی پر ایک فریضہ ہے (یعنی اسے وہ ایک فریضہ سمجھتا ہے) اور وعدہ خلاف کرنے والے کے ساتھ تو ملامت لگی ہوئی ہے۔

اور تو شریف کو دیکھیگا کہ جن لوگوں کے ساتھ رہتا سہتا ہے۔ ان کے ساتھ (ہر بات میں) انصاف کے ساتھ پیش آتا رہتا ہے۔ اور کمینے کو دیکھیگا کہ وہ انصاف سے گریز کرتا رہتا ہے۔

اپنی فکروں کو پست (کم) کر، کیونکہ زندگی (محض) ایک دھوکا ہے۔ اور موت کی چکی مخلوقات پر پھر رہی ہے۔ اور آدمی (اِس) دارِ دنیا میں مکلّف (ضرور) ہے۔ (لیکن) نہ تو اس دنیا میں اسے (پوری طرح) قدرت حاصل ہے نہ (بالکل) مجبور رہی ہے۔

ایک خط بیٹے کی طرف سے اُس کے باپ کو

بجناب والدِ ماجد محترم

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ (سلامتی ہو آپ پر اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں)

میں نے تین ماہ پیشتر اپنے برادر عزیز کو لکھا تھا اور خبر دی تھی کہ میں نے کتاب تسہیل الادب کا پہلا حصہ ختم کر لیا ہے اور آج آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ میں نے

دوسرا حصہ بھی پڑھ لیا۔ پس اللہ ہی کے لئے حمد اور اسی کے لئے شکر ہے۔

میرے بزرگ ابا جان! اب میں اس سے زیادہ عربی زبان سمجھنے لگا ہوں جتنی میں پہلے سمجھتا تھا۔ کیونکہ میں نے دوسرے حصے میں تمام افعال ثلاثی اور رباعی۔ مجرد اور مزید فیہ کے ابواب پڑھ لئے ہیں۔

اور اس کے علاوہ میں نے بہت سے عربی الفاظ یاد کر لئے ہیں اور ایک مقدار صرف ونحو کے قواعد کی اور اسمیہ اور فعلیہ جملوں کی ترکیب کی بھی سیکھ لی ہے۔

اور اللہ کا شکر ہے کہ عربی کو اردو اور اردو سے عربی میں بہت سے جملوں کا ترجمہ کر سکتا ہوں۔

خلاصہ یہ کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھ مہینے میں (اتنا) سیکھ لیا جو ان مدارس کے طلباء جو نہج قدیم پر چل رہے ہیں دو سال میں (بھی) نہیں سیکھتے ہیں خصوصاً ان مدارس کے طلباء مطلق قدرت نہیں رکھتے کہ اردو سے عربی میں ترجمہ کر لیں یا (عربی میں کچھ) بات کر لیں یا (عربی میں) ایک چھوٹا سا خط لکھیں۔

اور میں جب تیسرا حصہ پڑھونگا اور افعال غیر سالم کی قسمیں جان لونگا (تو) مجھے بات چیت اور ترجمہ پر زیادہ قدرت حاصل ہوگی۔ اور اس وقت ہر ہفتے میں ایک خط آپ کی خدمت میں بھیجا کرونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

بزرگوار اماں جان اور میری محترم بہنوں اور بھائیوں کو سلام۔

آپ ہمیشہ سلامت رہیں۔

آپ کا خدمت گزار بیٹا

عبد الرحمٰن

قدیمی کتب خانہ - مقابل آرام باغ - کراچی

قرآن حکیم کے اُردو تراجم

تاریخ ۔ تعارف ۔ تبصرہ ۔ تقابلی جائزہ

تالیف

ڈاکٹر صالحہ عبدالحکیم شرف الدین

قدیمی کتب خانہ

مقابل آرام باغ ۔ کراچی ا